سوال

(389) رفع الیدین پر لوگ روتے پٹتے ہیں...الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا حکم ہے ایسے شخص کے بارے میں جو چند ایک نمازیوں کی موجودگی میں طنزاً کیا استہزاً یا حقارتاً رفع الیدین کے بارے میں کہے کہ یہ لوگ روتے پیٹتے ہیں۔ اور حقارت سے ہاتھ کی طرف اشارہ بھی کرے۔ جواب مدلل ہو۔ (حافظ عبداللہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شخص مذکور جہالت کرتا ہے،۔ آپ ﷺ کے فعل سے اسے انکار ہے۔ تو کیا حضرت پیر جیلانیؒ کی کتاب غنیۃ الطالبین بھی اس نے نہیں دیکھی۔ اسے دیکھے اور آئندہ ایسی جہالت کے الفاظ نہ کہے۔ ورنہ ایمان کا خطرہ ہے۔ (11 مئی 34ء)

تشریح

از قلم حضرت مولانا ابو الوفا ثنائی اللہ امرتسری صاحب قدس سرہ العزیز اہل حدیث کا مذہب ہے کہ نماز میں رکوع کرتے ہوئے اور اس سے سر اٹھاتے ہوئے دونوں ہاتھ مثل تکبیر کے کانوں تک اٹھانے مستحب ہیں۔ کیونکہ صحیح بخاری و مسلم کی روایت ہے۔

"عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ حزو منکبیہ اذا افتح الصلوۃ واذا کبر للرکوع واذا رفع راسہ من الرکوع فعلہما کذالک" (متفق علیہ)

''آپ ﷺ نماز جب شروع کرتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے تب بھی ہاتھ اٹھاتے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے۔

''چونکہ آپ ﷺ کے رفع الیدین کرنے کے بارے میں کسی کو اختلاف نہیں حنفیہ بھی مانتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ نے رفع الیدین کیا مگر منسوخ کہتے ہیں۔ لہذا ہمیں اس موقع پر زیادہ ثبوت دینے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ فریق ثانی کے زمہ ہے۔ کہ وہ نسخ کا ثبوت دیں۔ اس لئے بجائے مزید ثبوت دینے کے حنفیہ کرام کے دعویٰ نسخ کی پڑتال مناسب ہے۔ اس دعویٰ پر حنفیوں کی سر دفتر دو حدیثیں ہیں ان میں سے بھی ایک اول اور ایک دوم درجہ کی ہے اول سر دفتر حدیث روایت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے جو ترمذی میں ہے جس کے الفاظ معہ ترجمہ یہ ہیں۔

قال عبداللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الافی اول مرۃ (ترمذي)

''عبداللہ بن مسعود نےاپنے شاگردوں سے کہا میں تم کو آپ ﷺ کی نماز بتلاؤں؟ یہ کہہ کر انھوں نے نماز پڑھی۔ تو سوائے اول مرتبہ کے رفع الیدین نہ کی'' اس سے معلوم ہوا کہ رفع الیدین منسوخ ہے۔ جب ہی تو ایسے بڑے جلیل القدر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رفع یدین نہ کی اس کا جواب یہ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے نسخ ہونا ثابت نہیں ہوتا اس لئے کہ ممکن ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک جیسا کہ ہمارا مذہب ہے رفع الیدین ایک مستحب امر ہے۔ جس کے کرنے پر ثواب ملتا ہے۔ اور نہ کرنے سے نماز کی صحت میں کوئی خلل نہیں آتا۔ علاوہ اس کے یہ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ ایک امر جو رسول اللہ ﷺ سے بروایت صحیحہ ثابت ہو وہ صرف کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نا کرنے سے منسوخ قرار دیا جائے۔ حالانکہ وہ حدیث بقول عبداللہ ابن مبارک جیسے جلیل القدر محدث کے ثابت بھی نہیں۔ اگر بہ تحقیق امام ترمذی حسن ہے۔ تو بھی صحیح کے درجے تک نہیں پہنچ سکتی۔ خصوصاً جس حال میں آپ ﷺ کے بعد صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کا اس پر عمل عام طور پر ثابت ہے۔ تو دعویٰ نسخ کیونکہ ثابت ہو سکتا ہے۔ غور سے سنیئے!

"عن ابی حمید ساعدي سمعتہ وہو فی عشرۃ من اصحاب النبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ یقول انا اعلمکم بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ الی ان قال ثم یقرا ثم یکبر ویرفع یدیہ حتی یحاذي بہما منکبیہ ثم یرکع الی ثم سلم قالوا صدقت ہکذا کان یصلی" (رواہ ابوداؤد۔ والدارمي والترمذي۔ وقال ہذا حدیث حسن صحیح)

''ابو حمید ساعدی نے آپ ﷺ کے بعد دس صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کی مجلس میں دعویٰ کیا کہ میں آپ ﷺ کی نماز تم سے بہتر جانتا ہوں اور ان کے کہنے پر اس نے بتلائی تو رکوع کرتے ہوئے اور سر اٹھاتے ہوئے دونوں وقت رفع یدین کی اور ان دس صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے تصدیق کی کہ بے شک آپ ﷺ اس طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔'' یہ روایت اور دس صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی تصدیق ملانے سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ جن روایتوں میں آیا ہے کہ کسی ایک آدھ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رفع یدین نہیں کی ان کو نماز کے ضروری ضروری ارکان خصوصاً قومہ جلسہ اعتدال وغیرہ (جن میں عموماً لوگ سستی کیا کرتے ہیں۔) چنانچہ حدیث مسیَ الصلواۃ سے ف یہ امر واضح ہوتا ہے کہ۔۔۔ آپ ﷺ کے زمانے میں بھی بعض لوگ ارکان صلواۃ میں سستی کرتے تھے ان کی نسبت حاضرین کو تنبیہ کرنی مقصود ہوتی ہے تاکہ امور مستحبہ کا بیان بھی۔

علاوہ اس کے اگر کسی امر جو سرور کاینات علیہ افضل التحیۃ والصلواۃ سے ثابت ہو کسی ایک آدھ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نہ کرنے سے نسخ ہو سکتا ہے۔ تو یہی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رکوع کے وقت چونکہ تطبیق کرتے تھے۔ دونوں ہاتھوں کو ذانوں پر نہ رکھتے تھے چنانچہ صحیح مسلم میں ان کا یہ مذہب ثابت ہے۔ بلکہ اپنے شاگردوں کو اس فعل کی تاکید مزید کیا کرتے تھے۔ تو لا محالہ اس وقت جب انہوں نے رفع یدین نہ کی ہوگی۔ ذانوں پر ہاتھ بھی نہ رکھے ہوں گے۔ کیونکہ دوسری روایتوں سے ان کا مذہب یہی ثابت ہوتا ہے۔ تو پس چاہیے کہ رکوع کے وقت ہاتھ ذانوں پر رکھنے بھی منع ہوں۔ حالانکہ کسی کا مذہب نہیں۔ اور تو کسی کا کیا ہوتا خود حنفیہ کا بھی نہیں۔ بلکہ اگر اس قسم کی روایات خود آپ ﷺ سے بھی ثابت ہوں۔ کے حضور ﷺ نے سوائے اول دفع کے رفع یدین نہیں کی تو بھی نسخ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سنت خاص کر مستحب امر کے لئے تو دوام فعل ضروری نہیں۔ دوام تو موجب وجوب ہے۔ سنت یا مستحب تو وہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔ کہ فعل مرۃ وترک اخري) کبھی کیا ہو اور کبھی چھوڑا ہو) جس کو اہل معقول کی اصطلاح میں مطلقہ عامہ کہنا چاہیے۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ مطلقہ عامہ کی نقیض نہیں ہوتا۔ دوسری دلیل نسخ پر ہے جسے آج کل بڑے زور س بیان کیا جاتا ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے۔ جس کے الفاظ معہ مطلب یہ ہیں۔

"مالی اراکم رافعی ایدیکم کانہا اذناب خیل شمس" (مسلم)

''رسول پاک ﷺ نے صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کو نماز میں ہاتھ اٹھاتے دیکھا تو فرماتے کیا سبب ہے۔ کہ تم اس طرح ہاتھ اٹھاتے ہو۔ گویا وہ مست گھوڑوں کی دمیں ہیں۔''

کہا جاتا ہے کہ اس حدیث سے رفع یدین کا نسخ ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے نماز کے اندر ہاتھ اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔ تو ہر قسم کی رفع یدین پر نماز کے اندر ہوگی منع ہوگی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ روایت مجمل ہے۔ مفصل خود اس کا جواب دیتی ہے۔ چنانچہ جابر بن سمرۃ کہتے ہیں۔

"صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکنا اذا سلمنا قلنا بایدینا السلام علیکم نظر الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما شانکم تشیرون بایدکم کانہا اذناب خیل شمس اذا سلم احدکم فیلتفت الی صاحبہ ولایومی بیدہ" (مسلم باب الامر باسکون فی الصلوۃ)

''میں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو ہماری یہ عادت تھی کہ جب ہم اخیر نماز کے سلام پھیرتے تو اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرکے السلام وعلیکم کہا کرتے۔ آپ ﷺ نے ہمیں دیکھا تو فرمایا تمھیں کیا ہوا کہ ایسے اشارے کرتے ہو۔ گویا مست گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ جب کوئی سلام دیا کرے تو وہ اپنے ساتھی کی طرف دیکھا کرے اور اشارہ نہ کیا کرے۔''

پس یہ مفصل روایت ہی کافی جواب دے رہی ہے۔ کہ بات کچھ اور ہے۔ حضور ﷺ نے اس بے محل رفع یدین سے منع فرمایا ہے۔ جو سلام کے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے۔ نہ کہ عند الرکوع والی رفع یدین سے علاوہ اس کے نسخ میں تقدم تاخر قطعی ہونی چاہیے جو یہاں پر نہیں بھلا اگر یوں کہہ دے کہ یہ روایت (بشرطیکہ اس کو رفع یدین عند الرکوع سے تلق ہو) خود ابن عمر کی روایت مذکورہ سے منسوخ ہے کیونکہ ابن عمر اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین رفع یدین بعد انتقال آپ ﷺ بھی کرتے رہے۔ تو اس جواب شاید قائلین نسخ پر ہم سے زیادہ مشکل ہو۔ اخیر میں اپنے بھائیوں کو فخر المتاخرین استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا اس مسئلہ میں فیصلہ سنا کر بحث ختم کرتے ہیں۔ شاہ صاحب نے فرمایا ہے۔

"والذي يرفع احب الى ممن لايرفع فان احاديث الرفع اكثر واثبت"

(حجۃ اللہ البالغہ اذکار وھیات)

''یعنی جو لوگ رکوع کو جاتے ہوئے اور سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین کرتے ہیں۔ وہ نہ کرنے والوں سے مجھے زیادہ پیارے ہیں۔ چونکہ رفع یدین کی حدیثیں تعداد میں زیادہ ہیں۔ اور ثبوت بھی پختہ۔ مزید بحث رفع یدین کی دیکھنی ہو تو رسالہ تنویر العینین مصنفہ مولانا شاہ اسماعیل شہید قدس سرہ۔ یا ہمارا رسالہ آمین رفع یدین مطالعہ کریں۔ (اہل حدیث کا مذہب ص57)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01 ص578-585

محدث فتویٰ